AUM

THE WISE SAYINGS

OF

LALISHWARI

واکھیہ للی ایشوری

واکھیہ للی ایشوری

(Urdu Edition)

PART II.

BY

Pt. A. K. Wanchoo

1996

1st Edition 1,000

Price 0-2-6.

اوم
واکھیہ للی شوری
اُردو ایڈیشن
جلد دوئم
اے۔ کے۔ وانچو
1996
پبلشرز:۔
ٹرسٹ پبلشنگ ہاؤس
حبہ کدل سرینگر
(برو کا پریس سرینگر)

تمہید

پبلک کی قدر دانی نے میری ہمت کو بڑھایا اور میں اس اشاعت میں للی شوری کے واکھیوں کا دوسرا قسط آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اُمید ہے۔ کہ یہ حصہ بھی وُہی مقبولیت حاصل کریگا۔ جو اس سے پیشتر حصہ اوّل میں ہوئی ہے۔ قدر دان اصحاب شاید جانتے ہیں۔ کہ للی شوری کے واکھیہ منتشر حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کا جمع کرنا میرا اور میرے ساتھی پنڈت سروانند جی چراغی کے شب و روز کی کاوشوں کا ہی رہین منت ہے۔ ہمیں بے شمار دیہات کا دورہ کرنا پڑا ہے۔ شکر ہے۔ کہ ہم بڑی حد تک اس متبرک مشن میں کامیاب ہوئے۔ واکھیوں کی تیسری قسط بھی زیر طبع ہے۔ جو عنقریب شایع کی جائے گی۔

للی شوری کے شیدائیوں سے میں نے پُر زور اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس کارِ خیر میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ اگر اس جہاں دیوی کے کلام کا کوئی غیر مطبوعہ جزو ان کے پاس موجود ہو۔ تو وہ مجھے عنایت فرمائیں۔ تاکہ عوام دیوی موصوفہ کے کلام سے بہرہ اندوز ہو سکیں۔ علاوہ اس کے دیگر مہاپرشوں کی تصانیف بھی اگر قلمی صورت میں کسی صاحب کے پاس موجود ہوں۔ تو وہ مجھے عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔ تاکہ میں ان کو بھی شایع کروں اور پبلک ان کے کلام سے بھی لطف حاصل کر سکیں۔

آپ کا مخلص خدمتگذار اے۔ کے۔ وانچو

واکھیہ للی شوری

اومئی اکوئی اچھُر پُرُم
سوئی ہا مالہ رُٹُم وُندس منز
مُوئی ہا مالہ کنہ پھٹہ گوم تہ زُرُم
آسس ساسہ تہ منٔنس سون (۱۰۱)

میں نے صرف ایک ہی اکھر اُوم پڑھا۔ اُسی ایک اکھر کو میں نے دل میں جمالیا۔ وُہی ایک اکھر میں نے دل رُوپی پتھر پر اچھی طرح سے کندہ کیا میں راکھ تھی۔ اور سونا ہو گئی۔

اومئی آدھہ تَے اومئی سورُم
اومئی ہُرُم پانُن پان
انت تراوتھ نہتھی بو سُم
تَو سے پرووُم پرمس تھان (۱۰۲)

اوم ہی سب کا آدھار ہے۔ میں نے اسی پر وچار کیا۔ اوم کو ہی میں نے اپنا آدھار بنایا۔ اس جھوٹے سنسار کو چھوڑ کر مجھے سچائی محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے پرمیشور کا ستھان پایا۔

اومئی چھُو وُتھ پت اومئی چھُو شُرُن
اومئی چھُو اپدیش آپہ زان

ا۔ راکھ۔ ۲۔ ثانی فقرہ ۲ پر ماتما۔

اوٗمئی پرنٛ اوٗمئی سۄرنٛ

اوٗمسئی ہیت پچھے زانی زان (۱۰۳)

اوم ہی سب کا آدھار ہے۔ اوم ہی پر وچار کرنا ہے۔ اوم ہی سچا اُپدیش ہے۔ جو کہ ان پڑھ کو بھی روشنی دیتا ہے۔ یعنی اگیانی سے گیانی بن سکتا ہے۔ اوم ہی پڑھنا ہے۔ اور اوم پر ہی وچار کرنا ہے۔ اوم ہی ہمیں سچے گیان سے واقفیت کرائے گا۔

آرس نیرہ نہ مٗدرٕ شیرٕے
نمہ ویرس نیرہ نہ شوراہٕ ناوٕ
مٗورکھس پرٛن چھوی ہستس گشنٛ

یس ہو مالہ واندس بہ ثراوٕ (۱۰۴)

آکو بخارا سے کبھی میٹھے رس کی اُمید نہیں ہو سکتی۔ ایک نامرد کبھی بھی بہادر[1] نہیں کہلایا جا سکتا ہے۔ بے وقوف کو نصیحت کرنے[2] ہاتھی کو جیسی کھجلی کرنی ہے۔ جب بیل کو سستی آگئی۔ وہ چست نہیں ہو سکتا۔

ببر لنگس مشک نومورے
ہوٗن ہیت کوفور نیرنہ زانہہ
منن بدھ گارہ ہن فیرٕی زیرے

نتہ شالہ ٹونگے نیری کیاہ (۱۰۵)

ببر (ریحان) کی ٹہنی سے خوشبو نہیں جائے گی۔ کُتے کی چمڑی سے کافور کبھی بھی نہیں نکلے گا۔ اگر تم من کو اُسکی (ایشور) طرف لگاؤ گے۔ تو وہ آسانی سے تمہاری طرف آئے گا۔ ورنہ گیدڑ بھبکیوں سے کچھ مطلب حاصل نہ ہوگا۔

---

[1] بہادر [2] ... نصیحت کرنا۔ سمجھانا۔ [3] صرف زبان سے پڑھنا جب تک عاملہ ... ایسا ہی بے سود ہو جیسا کہ گیدڑ کا چلانا۔

کینشرن دِیوتھم اورسے آلو
کینشرو زٹھئی نالہ وِتھ[۱]
کینشرن مس چیتھ اچھہ لجہ تالو
کینشرن پیت گے ہالو کھت (۱۰۶)

کسئیوں کو تو (ایشور) خود ہی بلاتا ہے۔ یعنی اپنا انوگرہ کرتا ہے کیئوں نے دریائے جہلم کا سارا پانی پیا۔ یعنی مالا مال ہو گئے۔ کئی مست ہو کر اُوپر کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ کیئوں کا فصل پک کر ٹڈی دل نے برباد کیا۔

کیاہ کرہ پانژن[۲] دہن[۳] تہ کاہن[۴]
وُکشُن ییتھ لجہ کرت یم گے
ساری سمہ ہن اکسی رزِہ المہ ہن
اَدہ کیازِہ راوِ ہے کاہن گاوٕ (۱۰۷)

میں پانچ (تو تہ) دش (اندریاں) اور گیارہ (اندریاں اور من) کو کیا کروں گی۔ جو اِس ہانڈی رُوپی شریر کو کھنگول کر چلے گئے یعنی وشیوں کے طرف لے گئے۔ اگر سب اکٹھے ہو کر ایک ہی رسی کو کھینچتے یعنی سب اندریاں پرماتما کی طرف لگ جاتیں۔ تب وہ گائے کیوں گم ہو جاتی۔ جو گیارہ کی ملکیت تھی۔ یعنی ایشور کے پانے میں کیوں محروم رہ جاتے۔

کتھہ ہاونے کتھہ ہاونے
کتھ ہیان لیئی لال
منسر میدانس بندرہ پہی
ڈمب ہتھ ژلیٔ شال (۱۰۸)

[۱] دریائے جہلم کا مطلب اقبال۔ [۲] پانچ بھوت [۳] دش اندریاں [۴] گیارہ اندریاں اور من

ہے منش! میں تمہیں ایک بات بتاؤں گی۔ میری بات بیشک بہا ہے میدان کے اندر تم غافل ہوکر سو گئے۔ تو گیدڑ تمہاری اُجڑی یعنی استریاں وغیرہ لے کر بھاگ جائے گا۔ یعنی اگر تم سنسار میں غافل رہ گئے۔ تو کال روپی گیدڑ تمہارا کام ختم کر دے گا ؛

کس ڈنگہ تہ کس زاگہ
کس سر وترہٕ تیلی
کس ہسرس پوزہٕ لاگہ
کُس پرمہ پد ہیلی (۱۰۹)

وہ کون ہے جو سوتا ہے۔ وہ کون ہے جو جاگتا ہے۔ وہ کونسا جھیل ہے جس سے کہ پانی ہر وقت نکلتا رہتا ہے۔ وہ کونسی چیز ہے۔ جو شو کی پوجا میں لائی جائے۔ وہ کونسا اونچا ستھان ہے جسکو تم حاصل کرنگے ؛

من ڈنگہ[1] تہ اکول زاگہ
دیڑھ[2] سر پانژھ اندرہ وترہٕ تیلی
سو وچار پوشہ ہرس پوزہٕ لاگہ
پرمہ پد چیتن شو ہیلی (۱۱۰)

من سویا رہتا ہے۔ اور جب کہ یہ من "کول" سے نیچے آتا ہے تو جاگتا ہے۔ پانچ اندریاں ایک جھیل کے مانند ہیں۔ جو ہر وقت بہتا رہتا ہے۔ وہ پوتر چیز جو شو کی پوجا میں لائی جاوے۔ اپنے آتما کا وچار ہے۔ وہ اونچا ستھان جس کو تم حاصل کرو گے۔ شو سروپ کا درشن ہے ؛

---

[1] لگاتار۔ [2] خواب غفلت [3] ہمیشہ ؛

کھت تہ ہُنوی نہ کھت تہ ہُنوی
اَدہ زَان گنڈنک گرُودہی نار
یم ہیو مالہ ہندہ ڈیپا ہاکس ہٹھ رُوی
تم اہیو مالہ اَدہ ہُنوی نہ زانہہ (۱۱۱)

کھا کر بھی مر گئے۔ اور نہ کھا کر بھی مر گئے۔ تب وہ کرُودھ اگنی میں جل گئے۔ جو صرف کاسنی اور اوپل لک پر گذارہ کرتے ہیں۔ یعنی سنتوش کرتے ہیں۔ ہے منش! تب وہ کبھی نہیں مرتے یعنی کبھی دکھی نہیں رہتے ✤

گورس پرژُھم ساسہ لٹے
یس نہ کنہہ ونان تس کیاہ ناو
پرژھان پرژھان تھچس نہ لوُسس
کُنہہ نس نِشے کیاہ تان زراو (۱۱۲)

میں نے گورو دیو سے ہزار بار پُوچھا۔ کہ اُس کا کیا نام ہے۔ جس کو بے نام کہتے ہیں۔ پُوچھتے پُوچھتے میں تھک گئی اور ہار گئی۔ کیسی چیز سے کوئی چیز نکلا۔ یعنی کسی چیز سے ایسی سوکھشم چیز نکلی۔ جو عقل سے باہر ہے ✤

گورَن وَنِنم کونوُی وَژن[۱]
نیبرہ ونِنم اندری اژن
سوی ہیہ اللہ گو واکھہ تہ وَژن
توے ہیوتم نَنگے نچن (۱۱۳)

گورو دیو نے مجھے ایک ہی اُپدیش کیا۔ کہ باہر سے اندر کی طرف

[۱] ایسی چیز جو عقل سے باہر ہے۔ [۲] آتما اور پرماتما کا گیان [۳] شبد کے ساتھ ایکتا۔

چلی جاؤ۔ وُہی ہیرے لئے نیم اور اُپدیش بنا۔ تب میں ننگی ہو کر ناچنے لگی؂

گرہٹہ چھُو فیران زیرے زیرے
ادہ ہو کی ژانئے گرہٹک ژہل
گرہٹہ یلہ فیرہ تے زاویول زیرے
گوڈواتہ پلنئے گرہٹئے بل (۱۱۴)

چکی آہستہ آہستہ پھرتی رہتی ہے۔ چکی کی درمیانی کیل ہی چکی کے کرتب کو جانتی ہے۔ جب چکی گھومنا شروع کرے گی۔ تب گیہوں خود ہی چکی کے پاس پیسنے کے لئے پہونچ جائیں گے؂

گورس میل پو آمن ناٹن
بیین پشن ساوھ کیاہ آسے
یہ حال گورس راہ کیاہ ژاٹن
بہ ہمہ گونس ہیوہ کیاہ پیئے (۱۱۵)

گورو دیو کو کچا مانس کھانے کی خواہش ہوئی۔ کہ دوسرے پشوں کا کیا مزا ہوگا۔ یہ گورو دیو کا حال ہے پشوں کا کیا قصور ہے لہذا بہ ہمہ روپی درخت سے کیا میوہ نکلے گا؂

گاٹلا اک وُچھم بوچھہ سیتی مران
پن زن ہران پوہ ننے واوہ لہ
نش بدھ اک وُچھم وانس ماران
تنہ لل بہ پراران ژہوانم نہ پراہ (۱۱۶)

ایک دانا آدمی میں نے بھوک سے مرتے دیکھا۔ جیسے پوہ کے مہینے

کا کپوں۔

میں ذرا سے ہوا کے جھونکے سے پتے گرتے ہیں۔ میں نے ایک بے وقوف کو دیکھا۔ جو کہ اپنے باورچی کو مارتا تھا۔ تب سے میں لل اُس دن کے انتظار میں ہوں۔ جب کہ مجھ سے دُنیا کا پریم چھوٹ جائے۔

نیم گُرت گر با۔
ژہ تس کر با رپیٹی
مرہہ بر و نٹھی مر با
مرت تہ مرتبہ ہری (۱۱۷)

جب کہ تم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے۔ تب تم نے ایک وعدہ کیا۔ وُہ وعدہ تمہیں کب یاد آئے گا۔ تمہیں مرنے سے پہلے ہی مرجانا چاہیئے۔ پھر جب تمہاری موت کا دن آئے گا۔ تب تمہارا مرتبہ بہت بلند ہوگا۔

نہ پیالیس تہ نہ زالیس
نہ کھیے یم ہند تہ نہ شونٹھ
شون چھس پتہ تے
شتن چھس بروٹھ (۱۱۸)

میں نے نہ کبھی بچے کو جنم دیا۔ نا ہی میں خود پیدا ہوئی۔ میں نے ناسٹی اور سونٹھ نہیں کھائی۔ میں چھ کے پیچھے ہوں اور سات کے آگے ہوں۔

ناتھو بہ نو راٹی منگئے
مہ راونی راج کرم گیاہ

---

(۱) ۔کام ۔ کرودھ ۔ لوبھ ۔ موہ ۔ اہنکار ۔ اگیان ۔ (۲) سپت جن

پہ گوم لیکھت تہ ماہرم
ہرم ہرم تہ ہرم کیاہ (۱۱۹)

ہے پرماتما: میں رانی بننا نہیں مانگتی۔ راون کی بڑی سلطنت مجھے کس کام کی ہے۔ جو میرے ماتھے پر لکھا گیا۔ وہ کون ہٹا سکتا ہے۔ چلا جائے گا۔ چلا جائے گا۔ میرے سے کیا چلا جائے گا؟

نفسی ہیون چھوٹی مدہستوئی
آمہ ہیس منگنم گرہ گرہ بلی
لچھہ منزہ ساہہ منزہ اکھا اوستی
نتہ ہت نم ساری تل (۱۲۰)

میرا نفس ایک مست ہاتھی کے مانند ہے۔ جو ہاتھی مجھ سے ہر وقت بل یعنی خوراک مانگتا ہے۔ لاکھوں اور ہزاروں میں سے کوئی ایک بچ سکتا ہے۔ ورنہ یہ ہاتھی ہر ایک کو اپنے پاؤں کے نیچے کچل ڈالتا ہے۔

ناید بورس اٹہ گنڈ دیول گوم
دِن کارہ لُ گوم ہکہ کیو مہ
گورہ شوند ونن راون تیول لیم
پہلہ رُست کھیول گوم ہکہ کیو مہ (۱۲۱)

نبات کے بوجھ کا گانٹھ میرے کندھے پر ڈھیلا پڑ گیا۔ دِن کا کام میرے واسطے اُلٹا ہو گیا۔ تو میں کیسے کامیاب ہو سکوں۔ گورو کے شبد میرے واسطے زہر قاتل ہو گیا۔ میرا ریوڑ بغیر گڈریا یعنی

ا۔ ڈھ جائے گا۔ ۲۔ بچ گیا۔ ۳۔ بہت مشکل۔

رہبر کے ہو گیا۔ میں کیسے کامیاب ہو سکوں؟

ژالُن چھُو وُزملہ تہ ترٹے
ژالُن چھُو ہندنن گٹے کار
ژالُن چھُو پنُن پان کڈُن گرٹے
ہتہ مالہ سنتوش واتہ پانے (۱۲۲)

برداشت کرنا بجلی کا چمکنا اور گرنا ہے۔ برداشت کرنا دوپہر کے وقت اندھیرا ہونا ہے۔ برداشت کرنا اپنے آپ کو چکی میں سے گذارنا ہے۔ ہے پیارے! سنتوش کر۔ کیونکہ جو کچھ تمہارے ماتھے پہ لکھا ہے۔ وہ تمہیں ضرور ملے گا۔

ژےی دیوہ گرتس تہ دہرتھی سنرک
ژےی دیوہ وتت کرنن پران
ژےی دیوہ ٹھنہ روستی وزک
کس زانہ دیوہ چون پرمان (۱۲۳)

ہے پرماتما! تو ہر کسی جگہ اور سارے جہاں میں موجود ہے تو نے ہی سارے شریر دھاریوں کو پران دیئے۔ تو بغیر بجائے بجتا ہے۔ تمہارا اندازہ کون لگا سکتا ہے؟

ژر مِہ ژٹ دیوتہ تُہن پانس
بتیو تھ کیاہ ووُتھ تہ پھلی سوُی
مُوڑس اُپدیش گے رینز وُمَش
کَن داندس گور آپرتا روو (۱۲۴)

(۱) جو قسمت میں لکھا ہے وہ خود بخود ضرور ہو رہ جائے گا۔ (۲) موجود ہے

(۳) اندازہ۔۔۔

تم نے چھتری کاٹ کر اپنے واسطے بیخ کھا ڈھونی۔ ایسا تم نے کیا بیخ بویا۔ جس کا پھل تم کو ملے گا۔ مورکھ کو نصیحت کرنی جیسی گنبذ پر بانڈے پھینکنے ہیں۔ وہ ایسے ہی ضایع ہونگے۔ جیسے کہ بھوُرے بیل کو گڑ کا کھلانا ہے ۔

چِت اَمرِ پتھ تھوٗرے
ہتہ ترادتھ لاگہ زور
تتبہ ہتہ نو شینکِ زرے سہنڈرز
دوٗد شُرٗ ہتہ کوچھ نو موٗرے (۱۲۵)

اپنے چت کو امر پرماتما[۱] پر لگانا چاہیے۔ اگر تم نے سچے راستے کو چھوڑ دیا۔ تو تمہارے خیالات دشمنیوں کی طرف لگ جائیں گے وہاں پر شک[۲] نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ حوصلہ کرنا چاہیے۔ خیالات ان دودھ پینے والے بچے کی طرح ہیں۔ جو کہ ماں کی گود میں چنچل رہتا ہے ۔

ژامر چھتر رَت سِنگھاسن
ہلاد۔ ناٹہ رس۔ تولہ پریاک
کیا مانت یتہ سِتھر آسہ دِن
کوتہ زانہ کاسیئی مرن پھیکہ (۱۲۶)

ژامر۔ چھتر۔ رتھ۔ سنگھاسن خوشی۔ تھیٹر ایک نرم بستر[۳] ان میں سے کوئی بھی اس سنسار میں پائیدار نہیں۔ ہماں نے ان سے تمہارے مرنے کا خوف کیسے چلا جائے گا ۔

کیاہ بوڈرگ موہ بھوہ سُندرہ ہارے
سوتھہ۔ لوہرت ہچی تم پنکہ

۱۔ پرماتما۔ ۲۔ شک کرنا۔ ۳۔ اگیان رُوپی اندھیرا۔

یم ژھ کرتھ نے نکالہ چھوالہ دارے
کوہ ژان کاسِتی مرنن شینکھ (۱۲۷)

تم منوہ۔ مایا میں اس سنسار روپی ساگر میں کیوں ڈوبے ہو۔ جب تم نے ستھو توڑ دیا۔ تو تمہارے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ مقررہ وقت پر یم تم کو بری گت کر کے لے جائے گا۔ اس لئے تمہارے مرنے کا خوف تم سے کون ہٹائے گا ؟

کرم زہ۔ کارن ترہ کو بھتی
یوہ لبک پرہ ڈوکس انگ [۱]
ڈتھ کھس سورتی منڈل نہ بت
توے ژلیئی مرنن شینکھ (۱۲۸)

کرم دو ہیں۔ اور کارن تین۔ ان پر تو کبک یوگ سے ابھیاس کر۔ پرلوک میں ایسا کرنے سے تمہارا شد ٹھار ہے گا۔ اس لئے اٹھو اور سورج منڈل پر چڑھ کر اسے عبور کرو۔ ایسا کرنے سے تمہارے مرنے کا خوف تم سے دور ہوگا ؟

گیانک امبر پورت تنے
یم پد للہ نے پتم ہردہ انگ ا
کارن پرہ ند کی لے کر للے
چیت جوت کاسن مرنن شینکھ (۱۲۹)

اپنے آپ کو گیان روپی کپڑوں میں پہنا کر۔ ان واکھیوں پر دل میں دھیان دے۔ جو للہ نے کہے ہیں۔ پر نو یعنے اوم کے ناد سے للہ نے اپنے چیت روپی جیوتی میں لے گیا۔ تب ایسا

[۱] انگ = اونچا سنگھان۔

کرنے سے مرنے کا خوف دُور ہوا ؞

چھوٹی کوہ نہ چھوئی نا کوُنے
وُچھم اور یور نا کوُنے
دیہ پھل تے مول نا کوُنے
چھوئی ژنارن نہ گمارن نا کوُنے (۱۳۰)

وہ (ایشور) کہیں ہے اور کہیں بھی نہیں ہے۔ میں نے اُس کو اِدھر اُدھر کہیں نہیں دیکھا۔ یہ قدرت کا پھل ہے۔ اس کی کوئی قیمت نہیں۔ اس کے تلاش کرنے کی ضرورت اِدھر اُدھر کہیں نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہر جگہ موجود ہے ؞

زبرنم پراوت وکھو نوژھونڈم
دُبھن۔ بھوگن ہرم نہ پرے
سنتوئی آہار سنھاہ زنہ دم
ثدہ وم دکھ داؤ پولم دے (۱۳۱)

جنم پاکر میں نے ایشوری کی خواہش نہیں کی۔ لالچ اور عیش و عشرت کی چاہت نہیں کی۔ تھوڑا سا کھانا بھی کافی سمجھی۔ میں نے دُکھ۔ درد اور غربت برداشت کی۔ اور ایشور کی پوجا کرتی رہی ؞

زانہ ما ناڈی ڈل رٹت
ژٹت۔ وٹت۔ کوُٹت کلیش
زانہ ما آدہ ریتں تہ رساین گٹت
شو چھوئی کرو ٹتے تزین اپدیش (۱۳۲)

ذرا خوشحال سے پوجا کی۔

کاش میں ناڑی ذی کو من میں قابو کرنا جانتی - تب میں کلیشن کو کاٹتی
باندھتی اور جباتی - اور میں رس اور رساین کو بھی جانتی - شیو کا پانا مشکل
ہے - اس اپدیش کو اچھی طرح سے جانو ؛

نژوتس وُود تے داوِس سکرئے
سکرئے کرُنگ تہ مرک نہ زاہنہ
سکرئے نئے کرک آم ڈالم گرک
بڑئی نوود تہ بلکل نہ زاہنہ (۱۳۳)

شریر کے ساتھ بیماری ہے - بیماری میں پرہیز کرنا لازمی ہے
اگر پرہیز کیا - تو کبھی نہیں مروگے - اگر ناپرہیزی کی - اور لاپرواہ رہے
تو بیماری بڑھ جائیگی اور کبھی بھی صحت یاب نہیں ہو جاؤگے ؛

ریٹھو ٹھہ مدُر تے میوٹھ زہر
یس یُوتھ تڑونگ جتن بھاؤ
یم ییتھ کرئی گل تہ کہر
شُو تیتھ شہر واتیتھ پو (۱۳۴)

کڑوا میٹھا ہے - اور میٹھا کڑوا ہے - جس نے جس کی خواہش ظاہر
کی - اور جس نے خواہش کی - اور اسی پر مستقل رہا - وہی اس شہر
یعنی منزل مقصود کو پہنچ گیا ؛

تم چھینہ منش تم چھئی رشی
یمن رِھیہ منہ نشہ گونہ
برٹت تہ بوٹ رہت گیانس کیاہ رچھے
فوٹ ہتس ہانس ییہ گیوَ (۱۳۵)

(۱) ناپرہیزی (۲) اندریوں کا قابو کرنا - (۳) خواہشات کو پورا کرنا وغیرہ

وہ انسان نہیں۔ بلکہ پشو ہے۔ جنہوں نے من سے شریر کو بھول دیا۔ بڑا اور بڈھا ہو کر۔ دوسرا تمہاری پرورش کیسے کر سکتا ہے۔ جیسے ٹوٹے ہوئے برتن میں کبھی ٹھہر نہیں سکتا ؎

تَنہ مَنہ گوپس بہ تس کوٗنی
بوزُم سَتک گھنٹہ وزان
تتھہ کجایہ دہارنایہ دہارنا ڈرم
آکاش تہٖ پرکاش کورُم سَرہ (۱۳۶)

میں تن من سے اُس کی (ایشور) طرف لگی رہی۔ میں نے سچائی کے گھڑیال بجتے سُنے۔ میں نے اُسی جگہ استقلال سے تپسیا کی۔ تب میں نے آکاش اور پرکاش کماگیان حاصل کیا ؎

تمبر پیئس۔ کوہ نوٗ ڈراچھ
مس۔ رس کوہ اوہو ناچھ گوس
شانتن ہنز کرنئے تلہ ہوٗلہ ناچھ
اندرہم گاہ پلہ تمبر پیوس (۱۳۷)

ایک چنگاری جو اُس پر پڑی۔ تو اُس نے کیوں برداشت نہیں کی۔ شراب اُس کے ناڑیوں میں کیوں چلا گیا۔ اُس نے سادھوؤں کے کریا کا وزن اور قیمت گھٹا دیا۔ جب کہ اُس کی اندر کی روشنی باہر نکلی ؎

تلہ چھوئی نہ زیوس تئے پٹھہ چھوک نرژان
ونیتہ مالیہ مَن کتھہ پژان چھوئی
سوری سوممبر تھٖ یتہ چھوئی ہوٗژان
ونیتہ مالیہ اُن کتھہ رٹژان چھوئی (۱۳۸)

۱ اژنا کر سمجھ لینا۔ ۲ کرامات کرنی فروع کی ۔ ۳ ۔ خندہ۔ ۴ باقی ہتاہے۔

تمہارے نیچے ایک گہری کھائی ہے۔ اور تم اُس پر ناچتے ہو۔ ہے منش تمہارا دل یہ دیکھ کر بھی کیسے برداشت کرتا ہے۔ سب کچھ حاصل کیا ہُوا یہاں ہی چھوڑنا پڑتا ہے ہے منش یہ دیکھ کہ تم سے روٹی کیسے کھائی جاتی ہے؟
خدا

دُمن بستہ دِتو دِل
دِمنش یتھہ زمان کھار
ششترس سون گژھہِ حاصل
دُمہہ چھے سُل تہ ژہانڈُن یار (۱۳۹)

تم اپنا دِل پھونکنے کی طرف لگا۔ جیسے لوہار پھونکنے میں پھونک بھرتا ہے۔ ایسا کرنے سے تمہارا لوہا سونے میں تبدیل ہوگا ابھی سویرا ہے۔ تو اپنے دوست (ایشور) کی تلاش کر۔

سمندرس نو لبِھی ساحِل
نہ تتھ سُم نہ تتھ تار
پر کرہ پیدہ پرواز تِل
وُہنہ چھے سُل تہ ژہانڈُن یارہ (۱۴۰)

سمندر کا ساحل پانا بہت مشکل ہے۔ جس پر نہ کوئی پُل ہے نہ پار جانے کا کوئی ذریعہ ہے۔ تم پر پیدا کرو جس سے کہ تم پرواز کر سکو گے۔ ابھی سویرا ہے۔ تم اپنے سچے دوست (ایشور) کی تلاش کرو۔

غافلہ ہکہ کھئے۔ قدعہ تُل
ہوشیار روزتہ تراؤ لیا دِل

حہ یہ اور اگلے دو واقعے علی غوری نے تنور سے نکل کر شاہ ہمدان سے کہے

ترأۂ کی نئے تہ چھوک جاہل
ژُہہ چھے شُل تہ تشاہدان یار (۱۴۱)

او غافل آدمی - ذرا تیزی سے چل - ہوشیار ہو جاؤ اور دل کے بُرے خیالات چھوڑ دے - اگر ایسا نہیں کروگے - تو تُم بڑے بیوقوف ہو - اس لئے ابھی سویرا ہے - تو اپنے سچے دوست (ایشور) کی تلاش کر -

دمہ دمہ اومکار مَن پَرِنووُم
پانئے پَران پانئے بوزان
شوہم پدس اہم گولُم
تلہٕ لل ابو واژس پرکاشس تھاوان (۱۴۲)

ہر وقت میں نے اومکار کے منتر کا ہی اُچارن کیا - خود ہی میں پڑھتی رہی اور سُنتی رہی - سوہم پد سے ہیں نے اہم کو مٹا دیا - تب میں لل گیان مارگ پر پہونچی -

دِیشہ آیس دشہ وِشہ تیلیت
ژلیت ژوٹُم شُنہ اوہ واو
شوئی ڈیوٹھم شایہ شایہ پیلیت
شہہ تہ برہ ترٹھس تہ شوئی دراو (۱۴۳)

دشا دیشوں کو پھر کر میں اپنے دیش میں آئی - میں شُنیہ اور ہوا کو کاٹ کر اُن میں سے گُذری - ہر جگہ میں نے شو ہی شو موجود پایا چھ اور تین کو بند کیا - تب بھی کیول شو ہی رہا ؛

ذمی ڈیٹھم ندہ وَہہِ وَنی
ذمی ڈیوٹھم سُم نتہ تار

ؤمی ڈیٹھم تھر پھلہ وُنی
ؤمی ڈیوٹھم اَگُل نہ تہ خار (۱۴۴)

ایک وقت میں نے بہتی ہوئی ندی دیکھی۔ ایک وقت میں نے ناہی پُل دیکھا۔ ناہی پار جانے کا ذریعہ دیکھا۔ ایک وقت میں نے کھیلی ہوئی بیل دیکھی۔ ایک وقت میں نے ناہی پھول نہ ہی کانٹا دیکھا

ؤمی آسس وُکٹ کُورا
ؤمی سنپنس جوان پُتور
ؤمی آسس پھیران تھوران
ؤمی سنپنس وَزت شُور (۱۴۵)

ایک وقت میں ایک چھوٹی کنیا تھی۔ ایک وقت میں پوری جوان ہو گئی۔ ایک وقت میں اِدھر اُدھر پھرتی رہتی تھی۔ ایک وقت میں پھر جل کر راکھ ہو گئی۔

ؤمی ڈیوٹھم شبنم پِوان
ؤمی ڈیوٹھم اَپوال شُور
ؤمی ڈیٹھم اَہہ گٹہ راتس
ؤمی ڈیوٹھم اَہہ ہستس نُور (۱۴۶)

ایک وقت میں نے شبنم پڑتے دیکھا۔ ایک وقت میں نے ہم پڑتے دیکھا۔ ایک وقت میں نے اندھیری رات دیکھی۔ ایک وقت میں نے دن کی روشنی دیکھی۔

ؤمی ڈیٹھم گَگ دَنہ وُنی
ؤمی ڈیوٹھم وہہ نتہ نار

ذمی ڈیٹھم پانڈون ہنز ماجا
ذمی ڈیٹھم اکراجی ماس (۱۴۷)

ایک وقت میں نے وقت میں نے بھی کو ربشن دیکھا
ناہن نہ چھوا اور دیکھا اور نہ ناہی آگ دیکھی - ایک وقت میں نے پانڈوئ
کی ماں دیکھی - ایک وقت میں نے کمہار کی ماسی دیکھی ؛

زپیچ کرے دارہ برترووپرم
پران نجیدہ ریٹم تہ ژپتمس ومطا
ہری یہ چہ کوٹھر اندر گنڈم
اوم کے چوبکہ توٹمس بم (۱۴۸)

میں نے اپنے شریر روپی مکان کے دروازے اور کھڑکیاں بند
کیں - پران چوروں کو پکڑا کہ میں نے امداد کے لئے پکارا - اور اپنے
دل روپی کوٹھڑی میں ان کو بند کرکے اوم روپی چابک سے
خوب مارا یعنی قابو کیا ؛

ڈہہ تارہ دنیا ہس مالہ برم
یتو زونم کنہہ نتہ کیاہ
ہاؤسہ للہ ہمہ علماء پورم
پیرہ پیرہ کورم پورم نہ زانہہ (۱۴۹)

چند دن آکر میں نے دنیا میں ظمع کیا - بعد میں میں نے اس کی
اصلیت جان لی - کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے - مجھ للّ نے بڑی خواہش سے
تعلیم حاصل کی - میں پڑھتی رہی لیکن ایسا کرنے سے ایشور کو نہ سمجھا پایا

۱ - امداد ۲ - مارا ۳ - پرماتما کو پراپت کیا -

وچھنس اوبرس زاین زانہ ہہ
سمندرس زانہ ہمہ کڈت وتھہ
ہندِس روگیس ویدٕ انہ ہا
مۄڈس زوتھم نہ پرنت کیتھ (۱۵۰)

یہ ممکن ہے۔ کہ میں وکھنا ین ابہ کو ہٹا سکوں۔ یہ بھی ممکن ہے۔ کہ میں سمندر کو ایک نالی کے ذریعہ خالی کر سکوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ روگیوں اور کوڑیوں کو میں علاج کر سکوں لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ میں ایک مورکھ کو اپدیش کر سکوں ؎

دِلکِس باغس دۄر کر گاسہِ
اَدٕ دوہ نوئی ہمبر زَلہ باغ
مَوت منگہ نے عُمرٕ ہِند حاصِل
موت چھوئی پتہ پتہ تحصیلدار (۱۵۱)

اپنے دِل رُوپی باغ سے گھاس پھوس دُور کر۔ تب ممکن ہے۔ کہ تمہارا نرگس کا باغ پھولے گا۔ مگر کہ تم سے زندگی کی کمائی مانگیں گے موت تمہارے پیچھے تحصیلدار کی طرح لگا ہے۔ یعنی جیسے تحصیلدار مالیہ کے لئے پیچھے لگا رہتا ہے ؎

پَرٕ پَرٕ کَران زَل ہو مَنداَن
بڑیوک تِمنٕی اہم بھاو
شاستر پَران ہیکتا لُبان
شاستر پَرِم تہ پَران چھس (۱۵۲)

وہ ایسے پڑھتے رہے۔ جیسے کوئی پانی کو متھتا ہے۔ یعنی پانی

منتھنے سے کوئی فایدہ نہیں۔ ایسے لوگوں کو اہم بھاؤ یعنی غرور پیدا ہوتا ہے۔ شاستر پڑھ کر وہ لوگوں میں دکھاوا کرتے ہیں۔ میں نے شاستر پڑھا۔ اور پڑھتی رہتی ہوں۔ یعنی مطلب کو جان گئی ۔

پھٹم پوٹھم ابھرتھی پٹھ مٹھم
کیتس[۳] اَکھ[۱] وونہ دوٹھم رٹت شال
پرس پٹھ وٹھم ہتہ پانس پوٹھم
اَدٕ گوم معلوم تہ ژینم مال (۱۵۳)

جب کچھ میں نے پڑھا۔ اُسی پر عمل کی۔ جو میں نے نہیں پڑھا تھا۔ وہ بھی پڑھا۔ من روپی شیر کو میں نے خواہشات روپی جنگل سے نکال کر ایک گیدڑ کی طرح بنایا۔ یعنی قابو کیا۔ دوسروں کو اُپدیش کیا۔ اور خود اس پر عمل کی۔ تب مجھے اصلیت معلوم ہو گئی۔ اور میدان جیت لیا یعنی کامیابی حاصل کی ۔

پٹھ ہنہ ژنو[۳] ژوکن[۳] چھک پرنان
پانس چھُوی نہ گژھان کنن
پتھ پانٹھ بُج چھی تانٹھ کنان
پانس نہ پوشان بکہ ژنڈ تہ کنن (۱۵۴)

اے اُپدیش کرنے والے۔ تو لوگوں کو اُپدیش کرتا ہے۔ لیکن خود تم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ گویا یہ آواز تمہارے کانوں تک نہیں پہنچتی۔ جس طرح کسائی مانس بیچتا ہے۔ اور اپنے لئے بغیر کاٹا نگ اور کان تک بھی نہیں بچتے ۔

حـ۱ ذِل روپی غبرہ۔ حـ۲ دُنیا کا خواہشات روپی جنگل۔ حـ۳ اُپدیش کرنے والا

پرُن سُلب پالُن دُرلب
ہیج گارُن سوکھم تہ کرُوٹھ
ابھیاس کے گھنرکا شاستر موٹھم
چیتنہ آنند نشچے گوم (۱۵۵)

پڑھنا آسان ہے لیکن اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ سچائی اور اصلیت کی تلاش کرنا بہت ہی سوکھم اور مشکل کام ہے۔ بہت ابھیاس کرنے سے میں شاستر بھول گئی۔ تب مجھے سچی خوشی کا نشچے ہوا۔

پرَان پرَان زِو تال لیچہ
ژِرہ یوگیہ کرے تچم نہ زانہہ
سُمرن فران نیجہ تہ زیگج گجم
منیح دوئی مالہ ژاجم نہ زانہہ (۱۵۶)

پڑھتے پڑھتے میری زبان اور تالو گھس گئے۔ تمہارے لائق مجھ سے کوئی کریا نہیں ہو سکی۔ مالا پھیرتے پھیرتے میرا انگوٹھا اور انگلی گھس گئی۔ لیکن میرے دل کی دوئی کبھی دور نہیں ہوئی۔

پَمہ پتہ تہ یونِت بِرہمن ژِہین
آگر کھشن ہندہ ویدہ سیتی
پنیح سَن وِتہ تھاوان ہیُن
سوہنت من گرژھک اہنکاری (۱۵۷)

پڑھ کر اور سُن کر برہمن بِرشٹ ہو جائیں گے۔ اُن کے وید پڑھنے سے دنیا والے بھی چھپ جائیں گے۔ وہ پنِن کا مال ہڑپ کر جائیں گے یعنی بُرے کرم کریں گے۔ یہ سب کام کر کے بھی وہ مغرور ہو جائیں گے۔

۱۔ پرماتما کی تلاش ۲۔ نفرت ۳۔ چوری کریں گے۔

پرَیَس ہا مالہ پیٹہ وونم ہتہ پانس وونم
ونہ کس للہ چھوٗی ہہ پانس راہ[۱]
واہ گوم ولِس ہہ کیاہ کرُم[۲]
گنُوٗ ہیت اَست سونٗزم ہتہ مُلہٕ (۱۵۸)

غیروں کو میں نے نصیحت کی۔ لیکن خود غافل رہی۔ میں کسی کو کہونگی
یہ مجھے اپنا قصور ہے۔ میرے دل میں افسوس ہے۔ کہ میں نے کیا
کیا۔ وہ ایک ہی تھا۔ مگر میں بتا نہ سکی ؎

ژھ بُتھہ کیاہ جان چھکھ اندرٕ چھیہ کنی
اصلیچ کتھہ[۳] ژانہہ سمجی تۄرہٕ ہٕو
پَران لیکھان وٹھہ انگجی گجی ہا
اندرم وُوتی ژانہہ ژوجی تۄرہٕ ہٕو (۱۵۹)

شکل صورت کیا ہی تمہاری میٹھی ہے۔ لیکن دل تمہارا پتھر کے
مانند ہے۔ اصلی بات تمہارے دل میں کبھی نہیں کھب گئی۔ یعنی
اصلی مطلب نہیں سمجھے۔ پڑھتے اور لکھتے تمہارے ہونٹ اور
انگلیاں گھس گئیں۔ لیکن اندر کا دوئیت بھاؤ نہیں مٹا ؎

برہ ووتھہ کالہ آسن نشتی کیرن[۴]
ننگ ژونٹھ پچن زیرن سیت
ماجہ کورہ آکھہ واس گرتھ نیرن
ووہہ زِن بَرن[۵] پرہٕ ون سیت (۱۶۰)

آنے والے سمے میں حالات ایسے ہونگے۔ کہ ناشپاتی اور سیب
خوبانی کے ساتھ بے وقت پک جائیں گے۔ ماں بیٹی ہاتھ میں ہاتھ ملاکر

۱۔ غلط راستے پر لگی۔ ۲۔ قصور۔ ۳۔ دھرم۔ ۴۔ حالات۔ ۵۔ پرائے۔

نکل جائیں گی اور غیروں کے ساتھ سارا دن گزار دیں گے ؂

بہ پہ کرم کرہ پترن پانس ہو
ارزن بہ زن نہیس لیو تھ دیت
انتہ ہ راگہ رست پتشرن سوا تمس
اتہ یور گژھہ تہ تور چھم ہیوت (۱۶۱)

جیسا کرم میں کرونگی اُس کا پھل میں نے بھوگنا ہے۔ دوسرے کو اس کے کرنے سے یا نتیجے سے کیا غرض ہے۔ اگر آخر میں میں تمام کرم نشکام بھاؤ سے پرماتما کے ارپن کروں گی۔ پھر جہاں بھی میں جاؤں گی وہاں میرے واسطے ضرور بھلائی ہوگی ؂

مُوڑس گنیان کتھ نو ونزے
خرس گورہ دنہ رادئی ژہہ
بسکہ شاٹھس پھل نو دزے
راوِر ژہہ کم یاجن رتیل (۱۶۲)

مُورکھ کو گیان کی باتیں نہیں کہنی چاہیں۔ گدھے کو گڑ دینے سے صرف وقت ہی ضایع ہوگا۔ ریتیلی زمین میں بیج نہیں بونا چاہئے۔ ناہی بھوسے کی روٹیوں پر تیل ضایع کرنا چاہیے ؂

میتھیا کپٹ آست ترووم
منس گرم سوئی اُپدیش
ژنس اندر اکیول زوم
انس کھنس کُس چھم نیش (۱۶۳)

میں نے فضول باتیں دھوکہ بازی اور جھوٹ بولنا چھوڑ دیا اور اپنے

من کو یہی اُپدیش کیا۔ تمام جیووں جیسے ہیں نے کیول پرماتما دیکھا۔ مجھے بھوجن کھانے سے کیا نفرت ہے ؛

مُوڑہ کرِ ئے چھے نہ دارُن تہ پارُن
مُوڑہ کرِ ئے چھے نہ دارِث کاہ ہُو
مُوڑہ کرِ ئے چھے نہ پانچ اگُن وارُن
سہہ گارُن چھُوی اُپدیش (۱۶۴)

ہے مُورکھ کرم کرنا۔ برت رکھنا یا کھانا نہیں ہے۔ نا ہی کرم کرنا ایکادشی کا برت رکھنا ہے ہے مُورکھ نا ہی کرم کرنا پانچ اگن کے بیچ بیٹھنا ہے۔ بلکہ پرماتما کا "تلاش کرنا ہی سچا اُپدیش ہے ؛

ھیش ہا یہ نہ پرکاش سَ گنے
پیتیش ہا میو نہ تیرتھ کا نہہ
ذیش ہا میو نہ بانذوَ سَ گنے
بکیش ہا میو نہ سُکھ کا نہہ (۱۶۵)

پرماتما کے گیان کے برابر کوئی روشنی نہیں ہے۔ پرماتما کے تلاش کے برابر کوئی تیرتھ نہیں ہے۔ پرماتما کے برابر کوئی رشتہ دار نہیں اور پرماتما کے بھے کے برابر کوئی سکھ نہیں ؛

ذیل دو واکھ بابا نصرالدین اور نند رشی صاحب نے کہے ہیں جس کے جواب میں

سر نیش ہیو نہ پرکاش سَ گنے		گنگہ ہیو نہ تیرتھ کا نہہ
بائیس ہیو نہ باندو سَ گنے		رَنہ ہیو نہ سُکھ کا نہہ
اچھن ہیو نہ پرکاش سَ گنے		گتھن ہیو نہ تیرتھ کا نہہ
چندس ہیو نہ باندو سَ گنے		گھنہ ہیو نہ سُکھ کا نہہ

مارٔ گُھ مار بُوتھ کام کرود لوبھ
نتہ کالَن بہتِ مارِنئے کالن
میلنئی کھُعن وِکھ سوٗچ چار شِتم
وِ شُئے تھنُد کیاہ کیٛو تھزان (۱۶۶)

تم کام۔ کرودھ اور لالچ رُوپی دیوؤں کو مار دو۔ یعنی اندریوں کو قابو کرو۔ ورنہ وُہ تیر مار کر تمہیں ہی مار دینگے۔ من میں وچار کر کے تم آتمہ سروپ کو پہچان لو۔ تب تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ وُہ کتنے ہی ناپائدار ہیں۔

مۄڈس پرٕ ونُن چھُوی ہیوٗ وال اژُن
مۄڈس پرٕ ونُن چھُوی موره دیون کوه
مۄڈس پرٕنُن چھُوی سمندر پورُن
مۄڈس پرنان راوی ژُھہہ (۱۶۷)

مورکھ کو نصیحت کرنا ایسا ہی مشکل کام ہے۔ جیسا کہ بال کو چیرنا۔ مورکھ کو نصیحت کرنا جیسے ایک پہاڑ کو چھوٹے چھوٹے پتھروں سے کھڑا کرنا ہے۔ مورکھ کو نصیحت کرنا جیسے ایک سمندر کو خشک کرنا ہے۔ در اصل ایک مورکھ کو نصیحت کرنا اپنا ہی وقت ضایع کرنا ہے:

منُند چھہ ہیکاں کر زٕ ہنم
یلہ ہڈن گیلہ ہشن تراوہ
یورگ جامہ کرسنہ زِنم
یلہ اندرم خارگ روزِم وارہ (۱۶۸)

میں شبنم کی زنجیر سے تب چھوٹوں گی۔ جب کہ مجھ میں لوگوں کا

۱۔ آتمہ سروپ ۲۔ نصیحت کرنا ۳۔ چھوٹے چھوٹے پتھروں سے پہاڑ بنانا

بُرا بھلا کہنا یا ہنسی مخول کا برداشت پیدا ہو جائے یہ شرم رُوپی جامہ تب میرا جل جائے گا جب کہ میرا من رُوپی سانپ ایک ٹھنڈ کا نے رینگا

رُت تہ کرُوٹھ سوری پزم
کنن نہ یوزن اچھن نہ بھاؤ
اورُگ زُوپن یلہ نندہ ژُزم
رتن دیپ پرزلم وزنہ واو (۱۶۹)

بھلا اور بُرا تمام مجھ کو پیش آئے۔ کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی بینائی بھی جاتی رہے۔ جب کہ میرے من میں پرماتما دیو کی آواز شنائی دیگی۔ تب میرے من میں گیان رُوپی دِیوا آندھی سے بچ کر بھی جلتا رہے گا ۔

یہ کیاہ آست یہ کیوت زنگ گوم
نسنگ گوم زُٹ ہُدنے دگے
سارِفی پدن گنڈی وگھن پیچیم
تلہ ہہ ترانگ گوم لگہ کمہ تھالے ٹھے (۱۷۰)

یہ کیا تھا اور مجھے یہ کیا پیش آیا۔ مجھے کسی نامعلوم دُکھ سے سہارا چھوٹ گیا۔ تمام دکھیوں کا مجھے ایک ہی اُپدیش ملا۔ میں تل ایک جھیل میں پڑی ہوں۔ اور کچھ معلوم نہیں۔ کہ میں کس کنارے پہ پہونچوں گی ۔

یہ کیاہ آست یہ کیوت زنگ گوم
بےزنگ کرت گوم لگہ کمہ تھالے ٹھے

ھ۱ بھلا اور بُرا ھ۲ آندھی ھ۳ پیش آیا ھ۴ اُلٹا۔

تالو رازداںہ اَبگ چھان ہوم
جان گوم زونہِ پان پننوئی (۱۷۱)

یہ کیا تھا اور مجھے یہ کیا پیش آیا۔ ہر ایک بات میرے لئے اُلٹی ہوگئی۔ اور مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آتا۔ کہ میں کس کنارے پر پہونچوں گا چھت بنوانے کے لئے مجھے ایک ناتجربہ کار تھ کھان ملا۔ یہ میرے لئے اچھا ہی ہوا۔ کہ میں اپنے آپ کو خود ہی پہچان لونگی ؎

یُت ہو گئیس تتہ اوس شو
تتہ ڈیوٹھم موں شو
کتنس ژہنت دول شو
سوہی پے شو بو کوسہ (۱۷۲)

جہاں جہاں میں گئی۔ وہاں وُہی موجود تھا۔ وہاں میں نے وہی پتا رُوپی ایشور کو دیکھا۔ اُس کے کانوں میں کنڈل ہیں۔ وہ تو وُہی ہے۔ میں کون ہوں ؎

لُش ہو مالہ ہڈم گیلم مسخرہ کرم
شوہی ہو مالہ ہنس خرم نہ زاہنہ
شو پننُ یلہ انوگرہ کرم
لوکہ ہند ہدُن مہ کرم کیاہ (۱۷۳)

ہے ہنس! جب مجھے ٹھٹھا مخول اور بُرا بھلا کہے۔ اُسکو میں کبھی دل سے نفرت نہیں کروں گی۔ جب شو مجھ پر اپنا انوگرہ کریگا تب لوگوں کا ٹھٹھا مخول مجھے کیا کر سکتا ہے ؎

۱؎ عالیشان محل ۲؎ ناتجربہ کار۔

پیہ پیہ کرہ شوہی[1] ارزن
پیہ رٹیشہ اوڈرہم[2] تی منتھر
پیہ پیتھ نگم ڈیشس[3] پہ ہ ژہی
شوہی پہ مہ شیون تنتھر (۱۷۴)

جو جو کام میں نے کیا۔ وہ شوہی کی پوجا ہے۔ جو بات میں نے زبان سے نکالی۔ وہ اسی کا منتر ہے۔ یہ واقفیت میرے شریر کے ساتھ وابستہ ہو گی۔ تمام پُستکوں کا لُب لباب شو کی واقفیت ہے ؂

زنگس منز چھوی یوان یون نگن[4]
سوری ژہ الگ ترک شکھ
ژکھ رِش تہ ویری گالگ
اَدٖ ڈیشک شوس شند مکھ (۱۷۵)

ڈراما کے سٹیج پر جیسے مختلف بھیسوں میں مختلف شکلیں نظر آتی ہیں۔ اُن کے جاننے کی تلاش کر۔ اپنے آپ میں برداشت کرنے کی شکتی اگر بڑھاؤ گے۔ تو تم کو آنند ہوگا۔ اگر تم کرودھ نفرت حسد کو قابو کرو گے۔ تب تمہیں شو سروپ کا درشن ہوگا ؂

راجس بوج یم گرتل تجی
شورگس بوج چھوئی تپس تے دان
سہزس بوج یم گورہ کتھ پائی
پاپہ پُنہ بوج چھوئی پنتی پان (۱۷۶)

سلطنت کا وہی حقدار ہو سکتا ہے۔ جو تلوار چلانا جانتا ہو۔ وہی

[1] پوجا [2] زبان سے نکلی ہوئی باتیں [3] وابستہ [4] ڈرامہ کا سٹیج

سُورگ حاصل کر سکتا ہے۔ جب ہی تپ اور دان کرنے کی شکتی ہو۔ وُہی سچے گیان کی پراپتی کر سکتا ہے۔ جو گورو دیو کے وچن پر چلے اچھے اور بُرے کرموں کے پھل کا بھاگیہ صرف اپنا آپ ہے ؛

رازہ ہمس آسِت بوگنت کولِنی
کُنِس تام ژولِنی کیاہ تام ہتھ
گرٹہ گوو بند تے گرٹن ہت گولِنی
گرٹہ ووُل ژولِنی پھل فول ہتھ (۱۷۷)

راجا ہمس ہوکر تم گھر نکمے ہو گئے۔ یعنی دُنیا سے بے خبر رہ گئے کوئی شخص تم سے کوئی چیز لے کر بھاگ گیا۔ یعنی کسی نے تم کو دہوکہ دیا۔ جُونہی کہ چکی کا گھومنا بند ہوتا ہے۔ یعنی سشریر گر جاتا ہے۔ تو دلنے کی نالی رُک جاتی ہے۔ یعنی پرالبد ختم ہوتا ہے اور چکی والا دانے لے کر بھاگ جاتا ہے ؛

راوُہ منترہ راوُن رُووُم
راوِتھ اتھہ آیس بھوہ سَرہ
اسان گِندان سہزی پرووُم
ژےنۓ سُرُم پانس سَرتۓ (۱۷۸)

نقصان میں ہی مجھے نقصان ہوا۔ بھُول کر جب مجھے بھوہ سَر میں پایا گیا۔ ہنستے اور کھیلتے میں نے شِو کو پایا۔ بغیر کسی کے کہنے مجھ پر خود ہی شِو کا ہونا روشن ہوا ؛

مَل بوزرالیس دُورے دُورے
ژھلف تھووتھ وُچھس

دا بدھیان۔ حا نامعلوم چیز ۃ شریر ۵ بند ہوناہ ۶ پرالبد ۷ نقصان ۸ یقین

یُس تَن نیرے سُو فُٹ کریزے
کھیتون دِیتون تِھس (۱۷۹)

میں نے گلیوں اور کوچوں میں پھرتی رہی۔ اور زبان سے کچھ بھی نہیں بولی۔ جو کرامات کرے وہ نیچے گرے گا۔ بہتر ہے اُس کو کسی بھوت کے کھانے کے لئے دیا جائے۔

لل بو درائیس لو کرے
ژانڈان لوُسم دُہہ کوہ رات
وُچھم پنڈت پنٹس گرے
سُوئی اَمہ رٹمس نشتر تہ ساعت (۱۸۰)

میں لل ایشور کے پریم میں دیوانہ ہو کر نکلی۔ اور اُسی کی تلاش میں دن اور رات گزارے۔ آخر میں نے پنڈت یعنی گورودیو کو اپنے گھر میں ہی پایا۔ جب میں نے اُس کو پکڑ لیا۔ وُہی میرے لئے شبھ گرہ اور نیک مہورت بنا۔

للہ مہ دپُک نُوکہ ناند کمہ نی
توٗے ژرجم منے شینکھ
ماگ نِدوُم نار ژولُم
کرہ ہتر کوسم منے شینکھ (۱۸۱)

مجھ لل کو لوگوں میں بدنام ہونے کو کہا گیا۔ ایسا کرنے سے میرے من کا شک دور ہوا۔ میں نے ماگھ میں ٹھنڈے پانی سے نہایا۔ اور ہاڑ میں آگ کی گرمی بھی برداشت کی۔ ایسا کرنے سے میرے تن کا میل دور ہوا۔

---

۱ بدنام ۲ شک ۳ میل۔ دوئی۔

لله گور بہماندہ پچھ کُن ڈچھم
شش کُل واٹھم پاؤن تان
گیانہ امرتہ پیتھ گرت بٹھم
تُنبھی موہم اندہ وند تان (۱۸۲)

مجھ لل نے گورو مہاراج کو بہ ہمہ رندر کے اوپر دیکھا۔ سچے گیان کا پرکاش میرے پاؤں تک پہنچا۔ میں نے اپنی بدھی کو گیان روپی امرت سے بھر دیا۔ اور مکمل طور سے میں نے لالچ کو بھی چھوڑ دیا:۔

لل بوز رالیس کپسہ پوشہ ہیچی
کاڑ تہ دوئن کرنہم یٹھری لتھ
تہ یلہ کھارنم زاوج تانٹھ ہی
ووور وانہ گیم الہانزی لتھ (۱۸۳)

میں لل عالم وجود میں ایسی بے لوث آئی جیسے کپاس کے ڈوڈے سے پھول بیلنے والے اور پینجے نے مجھے بہت پامال کیا۔ ڈنکی نے ڈور کے ذریعے باریک باریک ریشوں میں علیحدہ کیا۔ اس کے بعد جولاہے نے مجھے اڈے سے لٹکا دیا۔

دھوبی یلہ چھاؤنس ہہ کنہ پٹھی
سنز تہ صابن مثرہنم یٹھی
ہیچہ یلہ پھرنم ہانہ چینہ کاٹری ٹھ
اوہ لله ہہ پراؤم پرلمہ گتھ (۱۸۴)

دھوبی نے سنزی اور صابن مل کر پتھروں پر زور سے پٹکا۔ اس کے بعد میرے ہر ایک حصے کو درزی نے جب کینچی سے کتر کر سوئی

۱۔ چاند کی کلا یعنی گیان ۲۔ ہمیشہ کیلئے ۳۔ پامال کرنا ۴۔ چھیدنا، کاٹنا ۵۔ مرثان۔ نمایاں ۶۔ ...

سے چھپ رہا۔ تب میں کہار (ر) جا کے ٹھہ کانے لگی۔ مطلب یہ کہ بہت سے تکالیف کے بعد آدمی ٹھہکانے لگتا ہے یعنی عرفان حاصل کرتا ہے

لوکہ نارہ یلہ لولہ للہ ناوُم
مرُنے موئیس تہ رُوزُس نہ زرُئے
رنگہ تیرہ پراچھی کیاہ نہ رنگ ہووُم
بوزُنُن ژُلُم کیاہ سَہنہ کرُئے (۱۸۵)

مجھ لل نے پریم روپی اگنی کو اپنے ہر دے میں برداشت کیا مرنے سے پہلے ہی میں مرگئی۔ بڑھاپا نہیں دیکھا اپنے بے رنگ ذات پر میں نے کیا کیا رنگ نہیں دکھائے۔ یعنی اگیان میں میں نے کیا کچھ نہ کیا۔ میں سب کچھ ہوں۔ یہ سب بھول گئی۔ یعنی اہسم بھاؤ کو بالکل ترک کیا ۔

لیتن مندر ماز لاریوم دتن
اگنی ہاؤنم اچھی ھکا وتھہ
یم یم بوزُن تم گو ہنر فلتن
للہ بوزہ اشتن کوانی ھ۵ کتھہ (۱۸۶)

میرے پیروں کا مانس سڑکوں میں چمٹ گیا۔ یعنی مجھے تیرتھوں کو پھرتے پھرتے (اُس کی تلاش میں) پیروں کی چمڑی بھی گھس گئی۔ آخر مجھ کو کیول ادوم ہی نے اُس ایشور کا رستہ دکھایا۔ جو شخص بھی یہ بات سنے گا۔ وہ کیوں نہ اُس کے پریم میں دیوانہ بنے گا۔ لل نے سینکڑوں سبکے بدلے صرف ایک اوم جپ دھیان دیا ۔

ح۱ اہنما بے رنگ ذات ح۲ بھولنا ح۳ ایک ہی اومکار ح۴ پر ماتما

ح۵ ایک ہی اومکار ۔

لِکھا تہٕ تھُکا پھٹہٕ شیرہٕ شرم
نِندیا سپنیم پھٹہٕ بَرٕ زٕنٹھ تالن
لَل چھُس کَل زانہٕ نو ژھینم
اَنٕدٕ ویلہٕ سپنس رٕوِپہٕ ہت کیا م (۱۸۷)

میں نے گالیاں اور تھوکنا اپنے سر پر لینا برداشت کیا۔ شروع سے آخر تک میں بدنام ہوئی۔ میں لل ہوں اور خواہشات کبھی بھی میرے سے دور نہیں ہوئیں۔ ابد میں جب میں مکمل ہوئی تب مجھ میں کچھ بھی نہیں سمایا یعنی کسی کی بات کا اثر نہیں ہوا۔

لَژ کاسی شِیت نِوارِی
تِرٕ نہٕ زٕلہٕ کرِہی آہار
یہٕ کم اُپدیش کُرِی ہو تہٕ بٹا
اَچیتَن وٕٹس چیتَن کٕٹھ دِیون آہار (۱۸۸)

یہ تمہاری شرم اور سردی کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے پشم سے تم اپنے شریر کو ڈھانپتے ہو۔ یہ بیچارا گھاس پھوس کھاتا ہے اور پانی پیتا ہے۔ ہے مورکھ پنڈت! یہ تمہیں کس نے اُپدیش کیا۔ کہ ایک بے جان پتھر کیلئے ایک جیتا جاگتا بھیڑ قربان کرنا چاہئے۔

وَزٕنہٕ سیتی گاش ہو مَرِی
وَزٕنہٕ مَدٕن میلی نہٕ زانہٕ
ہَن کر ضغا زیرہٕ اکہٕ میلی
ہو شالہٕ ٹنگو نیری نہٕ کَنہہ (۱۸۹)

۱ شروع سے آخر تک ۲ خواہشیں ۳ برداشت ۴ شرم ۵ سردی
۶ گھاس پھوس ۷ بے جان۔ ۸ جاندار۔

رونے سے تمہاری بینائی ہی ختم ہوگی۔ رونے سے تمہیں کبھی بھی پرماتما نہیں ملیگا۔ اپنے من کو صاف کر پھر وُہ آسانی سے مل سکتا ہے۔ اس طرح چلانے سے کوئی فایدہ نہیں۔ جیسے گیدڑ لمب بکیاں لے سُو رہیں ؏

وُچھان تہ بہ چھس سارِنیٖ اندر
وُچھم پرٕ زلان سارِنیٖ منز
بُوزِت تہ رُوزِت وُچھ ہرِ سُے
گھر چھُوی تسُنٛدی بہ کوسہ لل (۱۹۰)

میں نے دیکھا۔ اور اپنے آپ کو ہر ایک کے اندر پایا۔ میں نے پرماتمہ سروُپ کو بھی ہر ایک کے اندر پرکاشمان دیکھا۔ سُن کر۔ ٹھہر کر۔ اُس ایشور کا درشن کر۔ یہ اُس کا ہی گھر ہے۔ میں کون لل ہوُں ؏

شِو شِو کران ہنسو نو تو شے[1]
گیہ کھنڈہ زالک ہنس شو آسے
گھوڑ پور ہنس زہنہ در آسے
گھونے زہنس زکھ ونز گاسے[2] (۱۹۱)

صرف زبان سے شِو شِو بولنا شِو خوش نہیں ہوتا۔ اگر شِو تمہارے من میں واس کرے گا۔ تو تم گھی کی طرح چمکوگے۔ تم اپنے شریر کو گھی دے دو۔ جس سے کہ یہ طاقت ور بن جائے۔ اگر تم اپنے شریر کو نہیں دو گے۔ تو اور کسی کو دیدے ؏

[1] پرسن ہونا۔ [2] اور کسی کو دینا۔

شِو شِو کران ہمسہ گتھ سوریت
رُوزِت وۄدہ ہاری زِن کھوٗلت
ہلتھ
لاگہ رستہ اُدے یشِن مَن کُرت
تس نِہت پرسِن سور گر ناتھ (١٩٢)

شِو کا نام زبان پر لانا راجا ہمس کے راستے کو یاد رکھنا دن اور رات گرہست دھرم کا ونہ، پرروک پالن کرنا اپنے من کو دوئی کا بھاؤ ہٹانا نشکام کرم کرنا جس نے ایسا کیا۔ اُسی پر شمبو خوش ہے ؎

شِنیوک میدان گُزرم پانس
ہیہ للہ رُوزم نہ بُدھ نہ ہوش
وزِی سنہنس پانی پانس
اَدہ کمہ گلہ ہا پھل للہ پمپوش (١٩٣)

میں نے شو بند کے ویران میدان میں سفر کیا۔ مجھ للہ کو نہ ہی ہوش تھا۔ نا ہی عقل بدھ کا سنے رہی۔ مجھ میں خود ہی آتمہ گیان پیدا ہوا۔ تب میرا گیان روپی کمل کھلا۔ جیسے کیچڑ میں سے کمل پھول کھلتا ہے ؎

شِو چھُوئی نہ ازل نہ آب واہراو
کرنزل بہنز چھُوئی تارِتھ گتھ
زندہ نے وچھہن اَدہ کتہ مرِتھ
پانہ منز پان کَرِتھ وِزارِتھ گتھ (١٩٤)

(١) دوئی کا بھاؤ مٹا کر (٢) واقف (٣) سری میں کمل کا کھلنا (٤) مایا جال
(٥) جیوں کو (٦) پھنسا ہوا (٧) جان لینا

شو ایک مایا جال پھیلا کر بیٹھا ہے۔ اور اسی جال میں سب جیووں کو پھنسایا ہے۔ اگر تم نے زندگانی میں اس کے دیکھنے کی تلاش نہ کی۔ تو کب مر کر اس لئے اپنے من میں وچار کر۔ آتمہ سروپ کو جان لے۔

شو چھُوئی تھلہ تھلہ روزان
مہ زان ہندہ تہ مسلمان
ترک ہئے چھک تہ پان پرزان
سوی چھئے صاحبس سیت زانی زان (۱۹۵)

شو ہر ایک جگہ ویاپک ہے۔ تم تعصب کو چھوڑ کر ہندو اور مسلمان میں بھید نہ رکھو۔ اگر تم دانا ہو۔ تو آتمہ سروپ کو پہچان لو۔ آتمہ سروپ کا پہچاننا ہی پرماتمہ سروپ کا جاننا ہے۔

سوُن دراؤ دہنہ مل گو ولہت
یلہ ہیر اپیلہ دیوُہس تاؤ
گنتر زن گنیس لولہ وگلت
یلہ کٹھکش ترکی نشہ رد دراو (۱۹۶)

سونا بھٹی سے نکل آیا اور سب میل جل گیا۔ جب کہ میں نے آتما کو آگیان میں گرم کیا۔ یعنی اس کے پریم میں برف کی طرح پگھل گئی۔ جیسے کہجر کشتو سورج کے نکلنے پر دور ہو جاتا ہے

پچھتس تہ سیاٹس پرس سا رس
شمس ہہ للہ چو پنتوئی واکھ

ح۱ ہر ایک جگہ ویاپک ہے۔ ح۲ دانا۔ ح۳ اگیان دور ہو گیا۔ ح۴ برف۔
ح۵ اگیان ح۶ گیان روپی سورج ح۷ پیچھے نہیں ہٹی۔ ح۸ لمبہ بھر
ح۹ پیچھے نہیں چھوڑا ح۱۰ اپنے واکھیہ روپی گیان کو دی لیا۔

اندرم گٹہ کار[1] ژٹِت[2] تہ وولُم
ژٹِت[3] تہ دیُتمس تتھی چاک (۱۹۷)

میں نے ایک لمحہ بھر بھی آشا دھارن نہیں کی۔ نہ ہی میں نے بال بھر کا بھروسہ کیا۔ میں نے اپنے ہی واکھیہ رُوپی نشہ پی لیا یعنی اُن پر اچھی طرح دھیان دیا جس سے کہ میں نے اندر کے اگیان کو پکڑ لیا۔ اور اپنے آپ کے اندھکار کو دُور کیا۔ یعنی اگیان سے گیان حاصل کیا ۞

ہیچھوٗ نارِ نجہ پشٕرئی کمان گوم
ایک چھان ہیوٗم ہیتھہ رازدانے
منز باگ بازرس کُلُفہ رُوان گوم
تیرتھہ رٹست پان گوم کُس مالہ زانے (۱۹۸)

لکڑی کی کمان میں مجھے گھاس کا تیر ملا۔ اس گنبد والے عالی شان محل کے لئے مجھے ایک نا تجربہ کار ترکھان ملا۔ مجھے بازار کے بیچ میں ایک دُکان ملا۔ جس کا کوئی قفل نہیں ہے۔ میرا شریر ایسا ہے۔ کہ کسی تیرتھ پر اشنان نہیں کیا ہے۔ ہے پیارے کون میری اس بات کو سمجھ سکے ۞

ہا منشہ کیاز چھک وُٹھان سکہ[4] لوٗرہ
اَمہ رکھہ ہا مالہ ژکھی نہ ناوٕ
لیکھہ چھی یہ نارانہ کرمہ رِکھے
تہ مالہ ہچی نہ پھیرِت کانہہ (۱۹۹)

۱ اگیان ۲ فائدہ کرنا ۳ پھاڑ دیا، پھینک دیا۔ ۴ ریت کی رسی یعنی ناپائیدار

ہے منش تم ریت کی رسی بٹتے ہو۔ اس رسی کے پکڑنے سے ہے منش یہ شریر روپی جہاز آگے نہیں چل سکتا ہے۔ یعنی ایسا کرنے سے تمہارا ادھار نہیں ہو سکتا ہے۔ پرماتما نے جو تمہارے نصیب میں لکھا ہے۔ وہ ہرگز کوئی بھی نہیں ٹال سکتا ہے ٭

ما چھتہ کرہ تا چھوی الگمت پمشؔ[۱]
کرہ گوے اپزس ۳[۲] پنہ ژکہ پہ وتھ
وشہ بوز دش کر زنگ پر ژھرمس
پنہ گرہہ زنہ مرنس کرونت[۴] (۲۰۰)

ہے من! تمہیں دوسروں کا نشہ کیوں لگا ہے۔ یعنی وشیوں پر کیوں سہیت ہوا ہے۔ تم نے جھوٹ کو کیوں سچ سمجھا ہے۔ تمہاری کم سمجھی نے تمہیں دوسروں کے دھرم پر راغب کیا ہے۔ اور تمہارا جینا اور مرنا ہمیشہ جاری رہا ٭

---
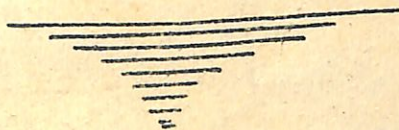
[۱] وشیوں میں پھنسنا [۲] جھوٹ یعنی اگیان۔ سچ یعنی گیان۔

[۳] دوسروں کے دھرم میں راغب ہونا [۴] جینا مرنا جاری رہنا۔